بسم اللہ الرحمٰن الرحیم.

وہ کام جن کا کرنا کفر یا شرک ہے

جادو

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

(۱) وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَ لٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ (البقرۃ ۱۰۲)

سلیمان نے کفر نہیں کیا بلکہ شیاطین کفر کرتے تھے (کہ) وہ لوگوں کو جادو سکھاتے تھے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جادو کفر ہے۔

(۲) وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ (البقرۃ ۱۰۲)

وہ جادو کے ذریعہ اللہ کے حکم کے بغیر کسی کو نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

اس آیت سے معلوم ہوا کہ جادو بھی جب اثر کرتا ہے جب اللہ تعالیٰ کا حکم ہو۔

(۳) وَلَا يُفْلِحُ السّٰحِرُوْنَ (یونس ۷۷)

جادوگر فلاح نہیں پا سکتے۔

(۴) لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَالَهٗ

جو شخص جادو کا خریدار ہو تو ایسے شخص

فِی الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ (البقرۃ ۱۰۲) — کے لئے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔

⑤ وَلَا یُفْلِحُ السَّاحِرُ حَیْثُ اَتٰی ○ (طٰہٰ ۶۹) — جادوگر جہاں کہیں بھی آئے (جائے) فلاح نہیں پا سکتا۔

⑥ سُئِلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ النُّشْرَةِ فَقَالَ مِنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ (رواہُ احمد و ابوداؤد وسندہ صحیح۔ التعلیقات للالبانی علی المشکوٰۃ جزء ۲ صـ ۱۲۸۴) — رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نُشرہ (یعنی جادو کا علاج جادو سے کرنا) کے متعلق سوال کیا گیا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "یہ شیطانی کام ہے۔"

کسی کو کافر کہنا

رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم فرماتے ہیں۔

اَیُّمَا امْرِیءٍ قَالَ لِاَخِیْہِ یَا کَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِہَا اَحَدُھُمَا اِنْ کَانَ کَمَا قَالَ وَاِلَّا رَجَعَتْ اِلَیْہِ (صحیح مسلم کتاب الایمان) — جس شخص نے اپنے بھائی سے کہا "اے کافر" تو اِن دونوں میں سے ایک کافر ہو گیا، اگر وہ کافر ہے تو خیر ورنہ یہ کلمہ کہنے والے پر لوٹ آئے گا۔

بدشگونی

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

(۱) فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ، اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ (اعراف ۱۳۱)

پھر جب ان کافروں کو کوئی بھلائی پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ تو ہماری (ہی کارگذاری کا نتیجہ) ہے اور جب ان کو کوئی برائی پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ یہ موسیٰ اور ان کے ساتھیوں کی نحوست ہے، خبردار ہو جاؤ کہ ان کی نحوست تو اللہ کے پاس ہے (اللہ ہی برائی، بھلائی پہنچاتا ہے) لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔

(۲) قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ، قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ (نمل ۴۷)

کافروں نے (حضرت صالح علیہ السلام سے) کہا کہ تم اور تمہارے ساتھی ہمارے لئے باعث نحوست ہیں، (صالح علیہ السلام نے) فرمایا تمہاری نحوست اللہ کی طرف سے ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

(۱) اَلطِّيَرَةُ شِرْكٌ — بدشگونی لینا شرک ہے۔

(رواہُ احمد عن عبداللہ، صححہ الترمذی والعراقی والذہبی - فتح ربانی جزء ۱۷ ص۱۹۸)

(۲) مَنْ رَدَّتْهُ الطِّيَرَةُ مِنْ حَاجَةٍ فَقَدْ اَشْرَكَ (رواہُ احمد عن عبداللہ بن عمروؓ وسندہ حسن - بلوغ الامانی جزء ۱۷ ص۱۹۸)

جس شخص کو بدشگونی (اس کے) کام سے روک دے تو اس نے یقیناً شرک کیا۔

(۳) لَا طِيَرَةَ (صحیح بخاری کتاب الطب وصحیح مسلم کتاب السلام)

بدشگونی کوئی چیز نہیں۔

اپنا نسب بدلنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

(۱) لَيْسَ مِنْ رَجُلٍ اِدَّعٰى لِغَيْرِ اَبِيْهِ وَهُوَ يَعْلَمُهٗ اِلَّا كَفَرَ (صحیح مسلم کتاب الایمان)

جو شخص جان بوجھ کر اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف اپنے کو منسوب کرے تو اس نے کفر کیا۔

(۲) لَا تَرْغَبُوْا عَنْ اٰبَآءِكُمْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ اَبِيْهِ فَقَدْ كَفَرَ (صحیح مسلم کتاب الایمان)

اپنے آباء و اجداد سے اپنے کو منقطع نہ کرو اور جو شخص اپنے باپ سے اپنا رشتہ نہ جوڑے اس نے یقیناً کفر کیا۔

مستقبل کا حال معلوم کرنا (فال نکالنا)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

(۱) یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْہُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (مائدۃ ۹۰)	اے ایمان والو، بے شک شراب، جوا، آستانے اور فال نکالنے کے تیر (یہ جتنے بھی کام ہیں سب) ناپاک شیطانی عمل ہیں، لہٰذا ان سے بچو تاکہ تم فلاح پاؤ۔
(۲) وَمَا ذُبِحَ عَلَی النُّصُبِ وَاَنْ تَسْتَقْسِمُوْا بِالْاَزْلَامِ، ذٰلِکُمْ فِسْقٌ (مائدۃ ۳)	اور جو جانور غیر اللہ کے آستانوں پر ذبح کیا جائے وہ حرام ہے اور یہ بھی حرام ہے کہ تم تیروں کے ذریعہ قسمت کا حال معلوم کرو۔ یہ سب گناہ کے کام ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اِنَّ الْعِیَافَۃَ وَالطَّرْقَ وَالطِّیَرَۃَ مِنَ الْجِبْتِ (رواہ احمد عن قبیصہؓ وسندہ جید۔ ہدایۃ المستفید ترجمہ فتح المجید جلد ۲ صفحہ ۹۰۳)	فال دیکھنے کے لئے پرندوں کو اڑانا، زمین پر خط کھینچنا اور بدشگونی لینا یہ سب بت پرستی یعنی شرک کی قسمیں ہیں۔

نماز ترک کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

(۱) اِنَّ بَیْنَ الرَّجُلِ وَ بَیْنَ الشِّرْكِ وَالْکُفْرِ تَرْكُ الصَّلٰوۃِ (صحیح مسلم کتاب الایمان)	بے شک (مؤمن) آدمی اور شرک وکفر کے درمیان نماز چھوڑنے کا فرق ہے۔
(۲) اَلْعَہْدُ الَّذِیْ بَیْنَنَا وَبَیْنَہُمُ الصَّلٰوۃُ فَمَنْ تَرَکَہَا فَقَدْ کَفَرَ (رواہُ الترمذی فی کتاب الایمان وصححہ)	وہ عہد (یا فرق) جو ہمارے اور ان کے درمیان ہے نماز ہے لہذا جس نے نماز چھوڑ دی اس نے یقیناً کفر کیا۔

"نجوم"، "جوتش"، "ہاتھ کی لکیریں دیکھنا" وغیرہ وغیرہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

(۱) مَنْ اَتٰی عَرَّافًا فَسَأَلَہٗ عَنْ شَیْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَہٗ صَلَاۃٌ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً (صحیح مسلم کتاب الاسلام)	جو شخص کسی نجومی کے پاس جائے اور اُس سے کوئی بات پوچھے تو چالیس رات تک اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔
(۲) مَنْ اَتٰی کَاہِنًا اَوْ عَرَّافًا فَصَدَّقَہٗ بِمَا یَقُوْلُ	جو کسی کاہن یا نجومی کے پاس آئے اور اس کی بات کی تصدیق کرے تو اس

فَقَدْ كَفَرَ بِمَا اُنْزِلَ عَلٰے مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (ابو داؤد واحمد وسندہ صحیح، ہدایۃ المستفید جلد ۲ ص۹۲۴)

نے اس چیز کے ساتھ کفر کیا جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی ہے۔

③ مَنِ اقْتَبَسَ عِلْمًا مِّنَ النُّجُوْمِ اِقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ السِّحْرِ زَادَ مَا زَادَ (رواہ احمد وابو داؤد ورواتہ ثقات۔ نیل الاوطار جزء ۷ ص۱۵۲)

جس نے نجوم میں سے کوئی علم سیکھا تو اس نے جادو کی ایک شاخ سیکھی، نجوم زیادہ سیکھا تو جادو زیادہ سیکھا۔

کسی کام کو ستاروں اور نچھتر کی طرف منسوب کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

قَالَ رَبُّكُمْ اَصْبَحَ مِنْ عِبَادِىْ مُؤْمِنٌ بِىْ وَكَافِرٌ فَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَرَحْمَتِهٖ فَذٰلِكَ مُؤْمِنٌ بِىْ كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَاَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا فَذٰلِكَ كَافِرٌ بِىْ مُؤْمِنٌ

تمہارے رب نے فرمایا کہ (آج) میرے بندوں میں سے بعض بندوں نے اس حال میں صبح کی کہ وہ مجھ پر ایمان لانے والے ہیں یا کافر ہیں، تو جن بندوں نے کہا کہ ہم پر اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی تو وہ مجھ پر ایمان لائے اور تارے کا انکار کیا

بِالْكَوْكَبِ (صحیح بخاری و صحیح مسلم) — اور جن لوگوں نے کہا کہ ہم پر فلاں تارے کی گردش (یا نچھتر کی وجہ سے) بارش ہوئی تو وہ میرا انکار کرنے والے (یعنی کافر) ہیں اور ستارے پر ایمان لانے والے ہیں۔

منتر

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں :-

لَا بَأْسَ بِالرُّقٰی مَا لَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ (صحیح مسلم کتاب السلام) — ایسے منتروں (کے پڑھنے) میں کوئی حرج نہیں جن میں شرک نہ ہو۔

مندرجہ بالا احادیث سے ثابت ہوا کہ شرکیہ منتر نہیں پڑھنے چاہئیں۔

بیماری کا اڑ کر لگنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

لَا عَدْوٰی — بیماری اُڑ کر نہیں لگتی۔

ایک دیہاتی نے کہا " اے اللہ کے رسول، یہ کیا بات ہے کہ ایک خارشی اونٹ چند اچھے اونٹوں میں آتا ہے تو (اس کی وجہ سے) تمام اونٹوں کو خارش ہو جاتی ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

فَمَنْ اَعْدَى الْاَوَّلَ — پہلے اونٹ کو کس نے بیمار ڈالا تھا۔

(صحیح بخاری کتاب الطب و صحیح مسلم
کتاب السلام)

مندرجہ بالا احدیث سے ثابت ہوا کہ بیماری کو اللہ تعالےٰ کی طرف منسوب کرنا چاہیئے نہ کہ سبب کی طرف ، اگر اللہ تعالےٰ نہ چاہے تو کسی کی بیماری کسی کو نہیں لگ سکتی ، عقیدہ تو یہی رکھے لیکن عملی طور پر احتیاطی تدابیر اختیار کرے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

① لَا یُوْرَدُ مُمْرِضٌ عَلٰی مُصِحٍّ (صحیح مسلم) — بیمار آدمی کو تندرست کے پاس نہ لایا جائے۔

② اِذَا سَمِعْتُمْ بِہٖ بِاَرْضٍ فَلَا تَقْدِمُوْا عَلَیْہِ وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِہَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِّنْہُ (صحیح بخاری کتاب الطب و صحیح مسلم) — جب تم سنو کہ کسی مقام پر طاعون پھیل رہا ہے تو وہاں نہ جاؤ اور اگر اس مقام پر طاعون پھیل جائے جہاں تم موجود ہو تو اس سے بھاگ کر اس مقام کو نہ چھوڑو۔

تمیمے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

(۱) مَنْ عَلَّقَ تَمِيْمَةً فَلَا اَتَمَّ اللّٰهُ لَهٗ وَمَنْ تَعَلَّقَ وَدْعَةً فَلَا وَدَعَ اللّٰهُ لَهٗ (رواہ احمد عن عقبۃ بن عامر ورواہ الحاکم والطبرانی وغیرہ وسندہ صحیح، بلوغ الامانی جزء ۱۷ صـ ۱۸۷)

جس نے تمیمہ لٹکایا، اللہ اس کی مطلب برآری نہ کرے اور جو شخص کوڑی لٹکائے اللہ اس کو راحت و سکون نہ بخشے۔

(۲) مَنْ عَلَّقَ تَمِيْمَةً فَقَدْ اَشْرَكَ (رواہ احمد عن عقبۃ بن عامر ورجالہ ثقات۔ بلوغ الامانی جزء ۱۷ صـ ۱۸۸ وصححہ الالبانی الاحادیث الصحیحہ، حدیث نمبر ۴۹۲)

جس نے تمیمہ (دانا، منکا، پتھر کا نگ وغیرہ) لٹکایا اس نے شرک کیا۔

نسب پر طعن کرنا اور میّت پر نوحہ و ماتم کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اِثْنَتَانِ فِي النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ اَلطَّعْنُ فِي النَّسَبِ وَالنِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ (صحیح مسلم

لوگوں میں دو باتیں ایسی ہیں جو کفر ہیں، نسب میں طعن کرنا اور میّت پر نوحہ و ماتم کرنا۔

غلام کا بھاگ جانا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اَیُّمَا عَبْدٍ اَبَقَ عَنْ مَّوَالِیْہِ فَقَدْ کَفَرَ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَیْہِمْ (صحیح مسلم کتاب الایمان)

جو غلام اپنے آقاؤں سے بھاگ جائے تو تحقیق اس نے کفر کیا یہاں تک کہ وہ ان کے پاس لوٹ کر آ جائے۔

مسلم سے جنگ کرنا

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

(۱) سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُہٗ کُفْرٌ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

مسلم کو برا بھلا کہنا گناہ ہے اور مسلم سے لڑنا کفر ہے۔

(۲) لَا تَرْجِعُوْا بَعْدِیْ کُفَّارًا یَضْرِبُ بَعْضُکُمْ رِقَابَ بَعْضٍ (صحیح بخاری و صحیح مسلم)

میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو۔

تصوّف

اللہ تبارک وتعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے ایک خاص طریقہ کو جو بزعم صوفیا ر ان کو اپنے مشائخ سے سینہ بہ سینہ القار کیا گیا ہے تصوّف کہا جاتا ہے، تصوّف ایک ایسی چیز ہے جس سے پورے دین کا اہمال اور پوری شریعت کا ابطال لازم آتا ہے، شریعت کی جگہ ایک اور چیز لے لیتی ہے جس کو طریقت کہتے ہیں، یہ کتنا بڑا جرم ہے اور کتنا بڑا کفر! العیاذ باللہ!

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا ائْتِ بِقُرْاٰنٍ غَيْرِ هٰذَآ اَوْ بَدِّلْهُ ، قُلْ مَا يَكُوْنُ لِيْٓ اَنْ اُبَدِّلَهٗ مِنْ تِلْقَآئِ نَفْسِيْ ، اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا يُوْحٰٓى اِلَيَّ (یونس ١٥)

(کافر) جو ہماری ملاقات کی امید نہیں رکھتے کہتے ہیں کہ آپ اس (قرآن) کے علاوہ کوئی اور قرآن لے آئیں یا اس کو بدل دیں، (اے رسول) آپ کہہ دیجیے کہ مجھے اختیار نہیں کہ میں اپنی طرف سے اس کو بدل دوں، میں تو بس اُس چیز کی پیروی کرتا ہوں جو مجھ پر وحی کی جاتی ہے۔

قرآن مجید، اللہ تعالیٰ کی شریعت ہے، شریعت کو بدلنے کا اختیار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کو بھی نہیں تھا لیکن یہ اہل تصوف کتنے بے باک

ہیں کہ شریعت کے بدلہ ایک نئی چیز لے آتے ہیں، انہوں نے وہی کام کر ڈالا جس کا مطالبہ منکرین قیامت نے کیا تھا، حقیقت یہ ہے کہ ایسا کرنے والے قیامت کے منکر تو نہیں، بے باک ضرور ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرائض میں سے تھا کہ آپ لوگوں کا تزکیہ کریں، آپ یہ تزکیہ قرآن مجید ہی کے ذریعہ کرتے تھے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "شِفَآءٌ لِّمَا فِي الصُّدُوْرِ" (یونس - ۵۷) "شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ" (اسراء ۸۲)، "هُدًى وَّشِفَآءٌ" (حٰم سجدۃ ۴۴) یعنی قرآن مجید دل کی بیماریوں کے لئے شفاء ہے، اس میں دلوں کی صفائی کے لئے سب کچھ موجود ہے، پھر اس کو چھوڑ کر تزکیۂ قلوب کے لئے نئی چیز بنا لینا کتنا بڑا ظلم ہے۔

تصوف کے دعویدار تصوف کا سرچشمہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو قرار دیتے ہیں حالانکہ حضرت علیؓ صاف صاف اعلان فرماتے ہیں:-

مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ اِلَّا كِتَابُ اللّٰهِ وَهٰذِهِ الصَّحِيْفَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (صحیح بخاری کتاب المناسک باب حرم المدینۃ)۔	ہمارے پاس کچھ نہیں سوائے اللہ کی کتاب اور اس صحیفۂ احادیث کے۔

حضرت علیؓ نے علم سفینہ (یعنی ظاہر شریعت) کا اقرار کیا اور علم سینہ (یعنی باطنی علوم) کا انکار کیا۔ تعجّب ہے کہ پھر بھی سینہ بہ سینہ علم کا دعویٰ بدستور

موجود ہے اور کھلم کھلا شریعت کے ساتھ غداری کی جا رہی ہے، الغرض تصوف کا سارا تانا بانا کفر ہی کفر ہے، وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ (مائدۃ ۴۴)

بعض اہل تصوف اس بات کا دعویٰ کرتے ہیں کہ ہمارا طریقہ شریعت کے تابع ہے لیکن یہ محض دعویٰ ہی دعویٰ ہے، اس میں حقیقت کچھ بھی نہیں اس لئے کہ اہل تصوف کے حلقے، اِلَّا اللہ کی ضربیں، مراقبے اور اشغالِ روحانی، نفس کشی، مشائخ کے شجرے کا وِرد، عُرس، خرقہ پوشی پیری مریدی اور پیروں کے بہت سے خلاف شرع اعمال و اقوال وغیرہ یہ ایسی چیزیں ہیں جن کا شریعت میں کوئی وجود نہیں۔

جمہوریت

جمہوریت عوام کی اکثریت کو کہتے ہیں ، جمہوریت میں قانون سازی عوام کے منتخب کردہ نمائندوں کا حق ہوتا ہے ، وہ قانون بناتے ہیں اور عوام اُسے تسلیم کرکے اس پر عمل کرتے ہیں ۔

جس طرح تصوّف میں شریعت کی جگہ طریقت لے لیتی ہے ، اسی طرح جمہوریت میں شریعت کی جگہ عوام کے منتخب نمائندوں کے بنائے ہوئے قوانین لے لیتے ہیں اور یہ چیز بالکل اسلام کی ضد ہے اس لئے کہ اسلام میں اللہ تعالیٰ کے بندوں پر صرف اللہ تعالیٰ کے بنائے ہوئے قوانین نافذ ہوتے ہیں ، انسانوں کے بنائے ہوئے قوانین کو انسانوں پر نافذ کرنا یا ان کو واجب التعمیل سمجھنا کھلا ہوا کفر ہے ۔

ذیل میں ہم اسلام اور جمہوریت کا ایک موازنہ پیش کر رہے ہیں جس سے واضح طور پر معلوم ہو جائے گا کہ اسلام اور جمہوریت میں کیا فرق ہے :۔

نمبر	اسلام	جمہوریت
۱	اسلام میں حکومت اللہ ذوالجلال والاکرام کی ہوتی ہے ۔	جمہوریت میں حکومت عوام کی ہوتی ہے ۔

۲	اسلام میں طاقت کا سرچشمہ اللہ القوی العزیز ہوتا ہے۔	جمہوریت میں طاقت کا سرچشمہ عوام ہوتے ہیں!
۳	اسلام میں قانون ساز صرف اللہ الملک العلام ہے۔	جمہوریت میں قانون ساز، مجلس دستور ساز و مقننہ ہوتی ہے۔
۴	اسلام میں عالم اور جاہل کی رائے ہم وزن نہیں ہوتی۔	جمہوریت میں عالم اور جاہل کی رائے کا وزن برابر ہوتا ہے۔
۵	اسلام میں ایسا نہیں ہوتا کہ ۵۱ جاہلوں کی رائے ۴۹ علماء کی رائے پر بھاری ہو۔	جمہوریت میں ۵۱ جاہلوں کی رائے ۴۹ علماء کی رائے پر بھاری ہوتی ہے۔
۶	اسلام میں کسی عہدہ کے لئے خود کو پیش کرنا جائز نہیں ہے۔	جمہوریت میں عہدہ کے لیے خود کو پیش کرنا جائز ہی نہیں سمجھا جاتا بلکہ اس کے لئے ہر قسم کی کوشش کی جاتی ہے۔
۷	اسلام میں افتراق واختلاف کی سخت ممانعت ہے۔	جمہوریت میں سیاسی پارٹیاں جمہوریت کا جزو لاینفک ہوتی ہیں سوائے اس صورت کے کہ کوئی سیاسی پارٹی برسراقتدار آکر دوسری پارٹیوں کا قلع قمع کر دے

		اور جبر و تشدد اور ظلم وستم کا دور دورہ ہوجاتے۔
۸	اسلام میں اپنی مدح اور دوسروں کی برملا تنقیص کی اجازت نہیں۔	جمہوریت میں اپنی تعریف کی جاتی ہے یا کرائی جاتی ہے اور دوسروں کی علی الاعلان برائی کی جاتی ہے۔

سیاسی پارٹیوں سے اختلاف وافتراق، نفرت وعداوت پیدا ہوتی ہے، سیاسی پارٹیاں ایک دوسرے کی برائیاں کرتی ہیں، مزید برآں سیاسی پارٹیوں کی بنیاد جمہوریت جیسے کفر پر رکھی جاتی ہے لہذا کسی مسلم کو کسی سیاسی پارٹی میں شریک نہیں ہونا چاہیئے اور نہ ان کے ساتھ کسی قسم کا تعاون کرنا چاہیئے۔

واضح ہو کہ ہم شرک فی التشریع اور شرک فی الدین پر پہلے بحث کر چکے ہیں جن میں دوسروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی شرکت باقی رہتی ہے لیکن تصوف اور جمہوریت میں اللہ تعالیٰ کی شرکت بھی باقی نہیں رہتی، قانون سازی کا حق کلیتاً دوسروں کے سپرد کر دیا جاتا ہے، البتہ تصوف میں اتنا ضرور ہے کہ شریعت کا ابطال کر کے طریقت کو اس کی جگہ لے آتے ہیں لیکن بزعم خود اللہ تعالیٰ پر بہتان لگا کر طریقت کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کر دیتے ہیں، برخلاف اس کے جمہوریت میں شریعت کا ابطال تو ہوتا ہے لیکن اپنے خودساختہ قوانین کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب نہیں کرتے۔ معلوم نہیں ان دونوں میں کونسا

گناہ زیادہ بڑا ہے۔

شرک فی التشریع اور شرک فی الدین کے عنوانات کے تحت ہم نے بتایا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی شریعت اور اللہ تعالیٰ کے دین میں دوسروں کی شرکت صریح شرک ہے۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حق بھی تسلیم کیا جاتا ہے لیکن جمہوریت اور جمہوریت میں تو اللہ تعالیٰ سے قانون سازی کا حق کلیتاً لے لیا جاتا ہے۔ یہ تو شرک سے بھی زیادہ بڑی کوئی چیز معلوم ہوتی ہے۔ العیاذ باللہ۔

فرقہ بندی

فرقہ بندی شرک ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ○ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ، كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ○ (الرّوم ۔ ۳۱ و ۳۲)	اور (اے ایمان والو) مشرکوں میں سے نہ ہو جاؤ یعنی ان لوگوں میں سے (نہ ہو جاؤ) جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا اور فرقے فرقے بن گئے ، تمام فرقے جو (فرقہ وارانہ مذہب) اُن کے پاس ہے اسی میں مگن ہیں۔

مندرجہ بالا آیات میں "مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ" "مُبْدَلُ مِنْهُ" ہے اور "مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا" اُس کا "بَدَلُ الْكُلّ" ہے یعنی "مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ" سے کلیتًا وہی لوگ مراد ہیں جو لوگ "مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا" سے مراد ہیں یعنی "مشرکین" سے کلیتًا وہ لوگ مراد ہیں "جنہوں نے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور فرقے فرقے بن گئے"۔ ان آیات سے ثابت ہوا کہ فرقہ بندی شرک ہے اور فرقہ پرست شرک کے مرتکب ہیں۔

فرقہ پرست اتنا ضدی اور ہٹ دھرم ہوتا ہے کہ اگر اس کے

سامنے آیات یا احادیث پیش کی جائیں تو وہ ان کو نہیں مانتا بلکہ اپنے مذہب پر جما رہتا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس کا یہ فعل کفر اور شرک کے دائرہ میں آتا ہے۔